۳- رابطہ العالم الاسلامی صحیح اعداد و شمار اور مستند حالات پر مشتمل یاد داشتیں شائع کرکے دنیائے اسلامی میں بیداری کی مہم چلائے اور مسلمانوں میں باھمی اتحاد و تعاون کے لئے جو اسلامی تحریکیں کام کر رھی ھیں، ان کی مدد کرے۔

۴- علمائے کبار اور اھل الرائے کی ایک مجلس بنائی جائے، جس کا کام مسلمانوں کے آپس کے اختلافات و نفرت کو دور کرنا اور باھمی خونریزی کا انسداد ھو۔

۵- سالانہ فریضۂ حج سے زیادہ سے زیادہ "منافع" حاصل کرنے کے لئے کوئی عملی پروگرام وضع کیا جائے۔

۶- عالم اسلامی کی ایک ڈائرکٹری (دلیل) مدون کی جائے جو مختلف زبانوں میں شائع ھو اور اس میں تمام ملکوں کے مسلمانوں کے حالات، اسلامی تنظیمات اور ان کی سرگرمیوں کے کوائف اور ان کے پتے وغیرہ درج ھوں۔

(ب) مکہ معظمہ میں ایک اسلامی ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

۷- مسلمان حکومتوں کے درمیان مختلف سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی میدانوں میں زیادہ سے زیادہ عملی تعاون کے لئے رابطہ العالم الاسلامی بین الاسلامی اتحاد (جامعہ اسلامیہ) کی ضرورت پر زور دیتا ھے۔

۸- یہ مؤتمر حکومت ترکی کے ان اقدامات کا خیر مقدم کرتی ھے، جو اس نے اپنے پڑوسی اسلامی ملکوں سے قریب ھونے اور ان سے تجدید روابط کے سلسلے میں، بالخصوص مسئلہ فلسطین کے بارے میں کئے ھیں، اور وہ ان نیک و پسندیدہ اقدامات کے متعلق پوری اسلامی دنیا کی اس آرزو کا اظہار کرتی ھے کہ وہ ترکی تاریخ اور ترک قوم کی خدمت اسلام اور مسلمانوں کی نصرت و حمایت کے ضمن میں ایک شاندار نئے دور کا نقطۂ آغاز ھوں گے۔

مجلس قضایائے اسلامی و حقِ خود ارادیت

دو اہم قراردادیں

(ا) مسئلہ فلسطین

(ب) مسئلہ کشمیر

اور

مسلمانان ہند

مسئلہ فلسطین

مؤتمر اسلامی اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ مسئلہ فلسطین بنیادی طور پر نہ صرف ایک اسلامی مسئلہ ہے بلکہ یہ عالم اسلامی کا مقدم ترین مسئلہ ہے ۔ اور موجودہ حالات میں یہ واجب ہے کہ اس سر زمین مقدس کو، جس میں مسجد اقصی ہے، جو ہمارا پہلا قبلہ تھی، جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے تھے ۔ اور جہاں صحابہ کرام، تابعین اور شہدائے مجاہدین مدفون ہیں، بچایا جائے ۔ یہ تمام مسلمانوں پر شرعی اور انسانی فرض عائد ہوتا ہے ۔

مؤتمر کے نزدیک صیہونیت ایک معاندانہ استعماری تحریک ہے، اور اس نے فلسطین کی سر زمین مقدس کے ایک اہم جزو کو غصب کر کے مسلمانوں کے خلاف، انسانی اصولوں کے خلاف، آزادی اقوام کے خلاف اور خاص طور سے مسلم اقوام کے خلاف جارحانہ اقدام کیا ہے ۔ یہ مؤتمر عالم اسلامی سے بالخصوص اور آزاد اقوام سے بالعموم مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فلسطینی عوام کی ان کے مقبوضہ وطن کی آزادی میں پر زور مدد کریں ۔

مؤتمر فلسطین کی موجودہ صورت حالات کو جو ظلم و جارحیت پر مبنی ہے، تسلیم کرنے سے سختی سے انکار کرتی ہے ۔ نیز وہ اقوام متحدہ کی فلسطین کو تقسیم کرنے اور بیت المقدس کے شہر اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو بین الاقوامی بنانے کی متعلقہ قرار دادوں کو رد کرتی ہے ۔ وہ تمام استعماری حکومتوں کو بالعموم اور ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کو بالخصوص اس سانحہ کا جو فلسطین میں ہوا، اور جس کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کو

اپنے وطن سے نکلنا پڑا، اور انہیں اذیتیں پہنچیں اور ان کا جانی و مالی نقصان ہوا ۔ ذمہ دار قرار دیتی ہے ۔

مؤتمر اس امر پر اپنے شدید رنج و قلق کا اظہار کرتی ہے کہ یہودی مسجد اقصی کو یہودی ھیکل بنانے کے منصوبے کر رہے ھیں ۔ اور وہ تمام مسلمانوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس زبردست خطرے کے سدباب کے لئے متحدہ ھوجائیں ۔

مؤتمر عالم اسلامی کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ یہودیوں کو ارض فلسطین میں جو بھی کامیابی حاصل ھوگی ۔ اس سے ان کے حریصانہ حوصلے حجاز مقدس اور بالخصوص مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو غصب کرنے، جس پر وہ اپنا تاریخی حق سمجھتے ھیں ، بڑھیں گے ۔ اسی طرح وہ فلسطین کے همسایہ مسلم علاقوں پر مساط ھونے کا سوچیں گے تا کہ دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک اپنی ایک عظیم یہودی مملکت قائم کرسکیں ۔

مؤتمر مطالبہ کرتی ہے کہ تمام مسلمان ملکوں میں فلسطین کے دفاع کے لئے مخصوص تنظیمیں بنائی جائیں اور اسلامی حکومتیں اردن کے ارباب اختیار سے مشورہ سے بیت المقدس کے فوجی دفاع کو مضبوط بنانے میں مدد کریں ۔ مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں فلسطین، اس کے مقدس مقامات اور اس کے آس پاس کے ملکوں پر ہر یہودی مسلح حملہ تمام اسلامی ملکوں پر مسلح حملہ تصور کیا جائے ۔ اور یہ حکومتیں باقاعدہ طور پر بین الاقوامی تنظیموں اور متعلقہ حکومتوں کو اس کی اطلاع دے دیں ۔

مسئله کشمیر اور مسلمانان ہند

مؤتمر اسلامی میں شریک مسلم ممالک کے نمائندوں نے متفقہ طور پر یہ قرار داد منظور کی -

" یہ اجلاس اس امر پر شدید حیرت و تاسف کا اظہار کرتا ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے کے حق میں اقوام متحدہ کی آج سے سترہ سال پہلے ۱۹۴۸ء کی منظور شدہ قرار داد ابھی تک معرض التوا میں ہے - اس حقیقت کے باوجود کہ اقوام متحدہ کی رکن ہونے کی حیثیت سے حکومت ہند بین الاقوامی سطح پر قانوناً اور اخلاقاً اس قرار داد پر عملدر آمد کرانے کی ذمہ دار ہے ' اس عرصے میں اس قرار داد پر عمل نہیں کیا گیا -

" حکومت ہند نے ریاست کشمیر کا الحاق کرنے کے لئے ہندوستان کے دستور میں جو توسیع کی ہے' اس کا علم رکھتے ہوئے یہ اجلاس اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی قراردادوں کے احترام کے تحفظ کے لئے تمام ممکن اقدامات کرے - تاکہ دنیا کے عوام کی نظر میں اقوام متحدہ کا وقار قائم رہ سکے اور کشمیر میں غیر جانب دارانہ نگرانی میں استصواب رائے کے ذریعے حق خوداریت کے فطری حق کے استعمال میں کشمیریوں کی حوصلہ افزائی ہو -

" یہ اجلاس حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آزادی اور انسانی عظمت کے بارے میں جن اصولوں کی پرچارک ہے ان کا خود بھی احترام کرے اور ان پر عمل کر کے ایک مثال قائم کرے -

'' یہ اجلاس اسلامی ممالک سے بالعموم اور عرب ممالک سے جن کے حکومت ہند سے دوستانہ تعلقات ہیں ، بالخصوص یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں ۔

'' اجلاس کو مسرت ہے کہ اس میں بہادر مجاہد شیخ محمد عبد اللہ سابق وزیر اعلیٰ ریاست کشمیر موجود ہیں ۔ اجلاس ان کو محبت و اعتراف خدمات کے جذبات پیش کرتے ہوئے حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان کے ساتھیوں کے آزادیٔ نقل و حرکت کے حق کی حفاظت کرے اور کشمیری عوام میں شیخ عبد اللہ کے مقام اور حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو محض اس وجہ سے کسی قسم کے جبر و تشدد کا نشانہ نہ بنائے کہ وہ اپنے ملک میں حق خودارادیت کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

'' حکومت ہند نے فرقہ وارانہ فسادات اور ہنگاموں پر قابو پانے کی جو تھوڑی بہت کوشش کی ہے ، یہ اجلاس اس کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے زیادہ مؤثر اور مکمل عملی اقدامات کی شدید ضرورت کا قائل ہے ، تاکہ آئے دن کے فسادات کا جن میں کثیر تعداد میں انسانی جانیں بھینٹ چڑھتی ہیں ، پوری طرح خاتمہ کیا جا سکے ۔

'' بد قسمتی سے ہندوستان کے کئی علاقوں کی مسلمان آبادی کے جان و مال مستقل طور پر خطرے میں رہتے ہیں ۔ متعصب اور فرقہ پرست ہندوؤں کی مسلح تنظیموں کے ہاتھوں جان و مال اور آبرو پر حملے کے خطرے کا ہمہ وقتی احساس اور حکومت کی طرف سے انخلا و اخراج کی دھمکیاں اور فسادات کے کسی بھی وقت دوبارہ ہو جانے کا خطرہ مسلم آبادی کے ذہنوں پر مسلط ہے ۔'

'' ان حالات میں حکومت ہندوستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ان شہریوں کو ان کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کا یقین دلانے کے لئے ہر ممکن عملی قدم اٹھائے ۔

'' اجلاس کے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ سرکاری و نیم سرکاری ملازمتوں میں تفریق روا رکھتے ہوئے وہاں کی مسلم آبادی کو ان سے محروم رکھا جاتا ہے ۔ یہاں اس بات کے دھرانے کی ضرورت نہیں کہ کوئی بھی انتظامیہ خواہ وہ لا دینی ہو یا دینی ، اگر وہ اپنی آبادی کے بعض طبقات میں انتظامی معاملات میں تفریق کرتی ہے ، تو وہ کبھی مستحکم نہیں ہو سکتی ۔

ہندوستان کے استحکام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس قسم کی تفریق کو ختم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے اور جہاں کہیں اس قسم کا کوئی واقعہ علم میں آئے اس کو سختی سے دبائے ۔

''دستور میں تحفظات فراہم کر دینا کافی نہیں بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ باقاعدہ نگرانی کی جائے کہ دستور میں دئے گئے تحفظات پر لفظی اور معنوی طور مکمل عمل ہو رہا ہے یا نہیں ۔ اور آیا عملی طور پر ہر شہری کو صرف حقوق کی ضمانت ھی حاصل نہیں بلکہ اسے واقعۃً بلا امتیاز ذات ، رنگ اور عقیدے کے برابر کے شہری حقوق حاصل ھیں ۔

یہ اجلاس حکومت ہندوستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ ہندوستان میں مسلمان اور دوسری اقلیتوں کو مکمل قانونی تحفظ اور قانونی حقوق حاصل ھیں یا نہیں ۔

رابطہ عالم اسلامی کا یہ اجلاس امید کرتا ہے کہ تمام ممالک اپنی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کریں گے ۔ ان کے سیاسی ، اقتصادی اور مذہبی حقوق کو تحفظ دیں گے اور ان کو مکمل سلامتی دیں گے جیسا کہ اسلام حکم دیتا ہے اور جو انسانی حقوق کے کے معاہدہ کے عین مطابق ہے ۔''